Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۲ | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۹ھ | ۱۶ اخاء ۱۳۵۸ھش | ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۳۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۶ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کے تین خدام سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں شرکت کے لئے سائیکلوں پر سوار ہو کر کوئٹہ سے ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ ان خدام نے ساڑھے سات سو میل کا یہ سفر چھ دن میں طے کیا ہے۔ احباب کرام سے ان خدام کے لئے دینی اور دنیاوی کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

سالانہ اجتماع پر سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس کی دعائیہ فہرست

امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع انصار اللہ کے دوسرے دن یعنی ۲۷ اکتوبر کی شام تک سو فیصد بجٹ ادا کرنے والی مجالس کی فہرست بغرض دعا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جائیگی۔ تمام زعماء صاحبان کو اپنی مجالس کو اس فہرست میں شامل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور خلافت کی برکات سے مستفیض ہونے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

(صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے موصیات

جن خواتین نے شادی سے قبل وصیتیں کروائی ہوں اور اب ان کی شادی ہو چکی ہو وہ فوری طور پر مجلس کارپرداز کو اپنی موجودہ جائیداد (حق مہر، زیورات، زمین سکنی و زرعی، موجودہ تنخواہ یا جیب خرچ) سے اطلاع دیں۔ شادی شدہ ہونے کی صورت میں اپنے خاوند کی موجودہ تنخواہ سے بھی اطلاع دیں ورنہ ان کی وصایا منسوخ ہونے کا امکان ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب زکوٰۃ مسلمان پر فرض ہے

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تثلیث کے حامیوں کی ساحرانہ کارروائیوں کو پاش پاش کرنیوالا آسمانی حربہ

اس جادو کو باطل کرنے کے لیے اس زمانہ کے مسلمانوں کو عطا کیا جانے والا ایک خاص معجزہ

ارشادِ باری تعالیٰ

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَاحِدٌ (المائدہ: ۷۴)

ترجمہ:۔ جن لوگوں نے یہ کہا کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

.... فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰى يُهْلِكَ اللّٰهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ ....." (ابوداؤد)

ترجمہ:۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسیٰ بن مریم کے نزول کی علامات کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا) وہ مبعوث ہو کر صلیب کو توڑے گا (یعنی صلیبی عقیدے کا ابطال کرے گا) خنزیر کو قتل کرے گا (خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوگا) جزیہ ختم کرے گا۔ اس کے زمانہ میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"اے مسلمانو! سنو! اور غور سے سنو! کہ اسلام کی پاک تاثیروں کو روکنے کیلئے جس قدر پیچیدہ افترا اس عیسائی قوم میں استعمال کئے گئے اور پُر مکر حیلے کام میں لائے گئے ان کے پھیلانے میں جان توڑ کر اور مال کو پانی کی طرح بہا کر کوششیں کی گئیں...... یہ کرسچین قوموں اور تثلیث کے حامیوں کی جانب سے وہ ساحرانہ کارروائیاں ہیں کہ جب تک ان کے اس سحر کے مقابل پر خدا تعالیٰ وہ پُر زور ہاتھ نہ دکھاوے جو معجزہ کی قدرت اپنے اندر رکھتا ہو اور اس معجزہ سے اس طلسم سحر کو پاش پاش نہ کرے تب تک اس جادوئے فرنگ سے سادہ لوح دلوں کو مخلصی حاصل ہونا بالکل قیاس اور گمان سے باہر ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس جادو کے باطل کرنے کیلئے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحرِ فرنگ نے تیار کیا ہے۔ سو اے مسلمانو! اس عاجز کا ظہور ساحرانہ تاریکیوں کے اٹھانے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معجزہ ہے..... کیا تمہاری نظروں میں یہ بات عجیب اور انہونی ہے کہ خدا تعالیٰ نہایت درجہ کے مکروں کے مقابلہ پر جو سحر کی حقیقت تک پہنچ گئے ہیں ایک ایسی حقانی چمکار دکھاوے جو معجزہ کا اثر رکھتی ہو!"

(فتح اسلام صفحہ ۷)

پبلشر: مسعود احمد ایڈیٹر، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

— "ہندوؤں کی طرح اکثریت و اقلیت کی زہریلی ذہنیت"
— "وحشی نما بے درد و خونخوار اور منہ زور لوگ"۔
— "حج کو سیر و سیاحت اور پکنک کا درجہ دینے والے"۔

"قیام پاکستان کا حقیقی تصوّر"

جناب محمد بشیر انصاری اپنے ایک حالیہ مضمون بعنوان "قیام پاکستان کا حقیقی تصور" میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے۔ کہ دشمنان پاکستان نے پاکستان کے حقیقی تصوّر کو کس طرح سبوتاژ کر کے رکھ دیا ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

"پاکستان مسلمانوں کو غربت و فلاکت ذلّت و خواری سے نجات دلانے کے لئے عالم وجود میں آیا۔ تمام فرقوں نے بلاتفریق مذہب دوش بدوش قربانیاں دیں۔ ان میں سے کسی کے دل و دماغ میں یہ وہم و خیال بھی نہ تھا کہ پاکستان فرقہ دارانہ مملکت بنے گا۔ صرف ایک ہی تصور تھا "مسلم مملکت" سبھی نے مل کر ترقی و استحکام ملک کے لئے بے مثال جدوجہد۔ محنت و مشقت کی۔ تجارت مسلمانوں کے ہاتھ میں آگئی۔ فیکٹریاں اور ملیں تیار ہوگئے۔ صنعت و حرفت عام ہوگئی۔ تعلیمی ادارے قائم ہوگئے۔ مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ہر مسلمان نعمت آزادی سے مالامال ہوگیا۔ فرقہ دارانہ اختلافات دفن ہوگئے۔ "سب بھائی بھائی" کی آوازیں گونج اٹھیں۔

اسلام دشمن ممالک کو پاکستان کا استحکام و ترقی اور مسلمانوں کی خوشحالی کہاں برداشت ہوسکتی تھی۔ انہوں نے مخالف پاکستان اشخاص کو اکسایا جو قائداعظم کو کافر اعظم کہتے تھے اور پاکستان کو خاکستان قبرستان کہتے تھے۔ انہیں مالی امداد اور فکری امداد پہنچائی۔ ملک گیر سازش شروع ہوگئی۔ بانیان پاکستان بزرگ حضرات اللہ کو پیارے ہوگئے جو دشمنان پاکستان کا حدود اربعہ خوب جانتے تھے۔ نئی پود کو فرقہ دارانہ بھٹی میں جھونک دیا گیا۔ مذہبی جنون پیدا کر دیا گیا۔ مسلم مملکت کو فرقہ دارانہ مملکت کا تصور دے دیا گیا۔ ہندوؤں کی طرح اکثریت و اقلیت کی زہریلی ذہنیت پیدا کر دی گئی۔ تاکہ ہر فرقہ مملکت کی ترقی و استحکام کو فراموش کر کے اپنے فرقہ کی ترقی و استحکام کے لئے قربانیوں کا جذبہ پیدا کرلے، فرقہ دارانہ تصادم ہونے لگے، ہر جماعت اپنے اپنے مذہبی نظریات کی حفاظت و ترقی میں مصروف ہو جائے، ملک کمزور ہو یا برباد۔ اس ذہنیت کو فروغ دینے کیلئے "غیبی امداد" کے دروازے کھل گئے۔ ملک کی فلاح و بہبود کے بجائے جماعتی فلاح و بہبود کی طرف مسلمانوں کو مائل کر دیا گیا۔

پاکستان هل من ناصر کی صدا دے رہا ہے۔ بانیان پاکستان کی رُوح قبر میں لرز رہی ہے۔ اُٹھو اُٹھو پاکستان کے ہمدرد مسلمانو! متحد ہو جاؤ۔ پاکستان کو مسلم مملکت بناؤ۔ ہر فرقہ کے لئے مذہبی آزادی کا اعلان کرو۔ فرقہ دارانہ طاقتوں کا رُخ مملکت کی ترقی و استحکام کی طرف موڑ دو۔ یہی وقت کی پکار ہے۔ یہی پاکستان کا حقیقی مطلب ہے۔"

(روزنامہ مشرق لاہور ۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۲)

پاکستان کو فرقہ دارانہ مملکت کی بجائے دوبارہ مسلم مملکت بنانے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ قیام پاکستان کے اس حقیقی تصور کو پھر اجاگر کیا جائے جسے فرقہ دارانہ تعصبات کو فنا کر قائداعظم نے ابھارا تھا۔ قیام پاکستان سے قبل آپ نے یہ اعلان کر لیے کہ قطع نظر اس کے کہ دوسرے اسے کیا کہتے ہیں جو بھی اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے اور یہ کہ مسلم لیگ کسی بھی فرقے کے معاملات سے کوئی تعرض نہیں کرے گی، مختلف فرقوں سے تعلق رکھنے والے تمام مسلمانوں کو مسلم لیگ کے سیاسی پلیٹ فارم پر جمع کیا اور اسی طرح ان کے درمیان سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ناقابل تسخیر اتحاد قائم کر دکھایا۔ بعض لوگوں نے فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دے کر یعنی شیعہ سنی۔ اہل حدیث اور احمدی وغیرہ کا سوال اٹھا کر اس اتحاد میں رخنہ ڈالنے کی کوشش بھی کی لیکن قائداعظم نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور ان کا ایسا سر کچلا کہ آپ کے جیتے جی انہیں سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی پھر قیام پاکستان کے بعد آپ نے ۱۱ راگست ۱۹۴۷ء کو یہ یقین دہانی کرائی کہ خواہ آپ کا تعلق کسی بھی مذہب، ذات یا عقیدہ سے ہو اس کا کاروبار مملکت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم اس بنیادی عقیدہ سے آغاز کر رہے ہیں کہ ہم ایک ہی مملکت کے شہری ہیں جن کی حیثیت مساوی ہے۔" قائداعظم کی وفات کے بعد پاکستان کے مخالفوں کو کھل کھیلنے کا موقع مل گیا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ بقول جناب محمد بشیر انصاری قائداعظم کا پاکستان "مسلم مملکت" کی بجائے "فرقہ دارانہ مملکت" بن کر رہ گیا۔ جب تک قائداعظم کے اصول اتحاد پر ازسرِنو عمل نہیں کیا جائے گا پاکستان کو پھر سے "مسلم مملکت" بنانے کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوگا۔

"ہوائے نفس کا غلبہ"

روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ایک حالیہ اشاعت میں پروفیسر محمد منور صاحب کا ایک مضمون "حصول عبرت کی اہمیت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے قرآن مجید کی رُو سے یہ ثابت کیا ہے کہ عبرت صرف اولی الابصار ہی پکڑ سکتے ہیں۔ جب لوگ ہوائے نفس کے غلبہ کی وجہ سے أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ کے مصداق بن جاتے ہیں۔ یعنی انسانوں کے دائرہ میں سے نکل کر حیوانوں کے دائرہ میں داخل ہو جاتے ہیں اور پھر روحانی موت وارد ہونے پر وہ مُردوں میں جا شامل ہوتے ہیں، ان دونوں حالتوں میں نہ ان پر کوئی نصیحت اثر کرتی ہے اور نہ وہ کسی قسم کی عبرت حاصل کرنے کے قابل رہتے ہیں۔ ایسی صورت میں نصیحت کرنا بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہوتا ہے۔ یا اس کی حیثیت مُردہ کو سمجھانے کی سعی لاحاصل سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"حق تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (اے رسول! آپ مُردوں کو تو نہیں سُنا سکتے) —

گویا یاس کی زندگی گزارنے والے لوگ انسان کی حیثیت سے مُردہ ہیں۔ نظر مُردہ کان مُردہ، دانش مُردہ، دل مُردہ ضمیر مُردہ، ایمان مُردہ، وہ چلتے پھرتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں۔ روتے ہنستے ہیں، تن پر ہزار انداز کا ملبوس سجاتے ہیں اچھے اور بُرے مسکنوں میں رہتے ہیں۔ پیدل بھی چلتے ہیں اور کاروں اور ہوائی جہازوں کو بھی مرکب بناتے ہیں، علمی سندات کے بھی مالک ہو سکتے ہیں۔ مگر کوئی روپ ہو کوئی حیثیت وہ لوگ وحشی ہیں۔ لہٰذا بے درد ہیں خونخوار ہیں، مُنہ زور ہیں۔ ان پر کوئی نصیحت اثر نہیں کرتی۔ وہ مقامات عبرت سے اندھوں اور بہروں کی طرح گزر جاتے ہیں۔ وہ اپنے جیسوں ہی کو چاہتے ہیں اور کسی ایسے ہی کو مانتے ہیں جو وحشت و درندگی کی بات کرے جو خود ان سے بڑھ کر وحشی اور درندہ ہو اور جو انسان کی حیثیت سے نمایاں تر مُردہ ہو۔ بالعکس یہ سب لوگ ہر اُس فرد یا جماعت کو دشمن جانتے ہیں جس میں ان کو انسانیت کی بُو آئے۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۵ اکتوبر ۱۹۷۹ء صفحہ ۳)

ظاہر ہے جو لوگ جانوروں سے بدتر ہونے کے باعث نصیحت کا اثر قبول کرنے سے یکسر عاری ہو چکے ہوں یا روحانی طور پر مُردہ ہونے کے باعث سُننے اور سوچنے سمجھنے کی اہلیت سے ہی محروم ہو چکے ہوں عام اور خود ساختہ واعظ جو خود بھی کسی نہ کسی حد تک اُنہی کے زمرہ میں شامل ہوں اُن کو حیوانیت کی سطح سے بلند کر کے انسانیت کی سطح پر نہیں لا سکتے یا مُردوں میں ازسرِنو زندگی کی لہر نہیں دوڑا سکتے۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ اپنے کسی نہ کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے جو اپنی خداداد قوتِ قدسی کے ذریعہ روحانی مُردوں کو ازسرِنو زندہ کر کے اور جانوروں کی حیوانیت کو انسانیت میں تبدیل کر کے اُن میں نصیحت حاصل کرنے اور عبرت پکڑنے کی اہلیت بحال کر دکھاتا ہے اس طرح ان کی زندگیوں میں انقلاب عظیم برپا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ روحانی طور پر مُردہ یا حیوانوں کے زمرہ میں شامل لوگ اُس کی اور اُس کی قائم کردہ جماعت کی اسی لئے مخالفت کرتے ہیں اور اسی لئے اُس کے دشمن بن جاتے ہیں کہ انہیں اُن میں انسانیت کی بُو آتی ہے۔ بقول جناب پروفیسر محمد منور "وہ اپنے جیسوں ہی کو چاہتے ہیں اور کسی ایسے ہی کو مانتے ہیں جو وحشت و درندگی کی بات کرے جو خود ان سے بڑھ کر وحشی اور درندہ ہو اور جو انسان کی حیثیت سے نمایاں تر مُردہ ہو۔"

جناب پروفیسر محمد منور نے اپنے اس فکر انگیز اور مبنی بر حقائق مضمون میں افراد اور معاشروں کے انسانیت سے گر کر حیوانیت کی سطح پر آنے اور روحانی طور پر مُردہ ہو جانے کے معاملہ کو صرف اصولی بحث تک ہی محدود نہیں رکھا ہے۔ بلکہ اس اصولی بحث کی روشنی میں کچھ ذکر اپنے موجودہ

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری عالمگیر جنگ اور آسمانی بشارات

مکرم فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ جرمنی

یہ ایک سنت الٰہی ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے بندوں کو ناحق ستایا جاتا ہے ان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں اور ان کے لئے عرصہ حیات تنگ کر دیا جاتا ہے تو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا خدا بحر و بر کے اندر ایک زبردست جوش پیدا کر دیتا ہے. جس کے نتیجہ میں کائنات کی ہر شئے لرز اٹھتی ہے اور پھر دنیا وہ کچھ دیکھتی ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا. حضرت نوحؑ کے وقت میں طوفان کی شکل میں ایک بہت بڑی تباہی کا آنا، حضرت لوطؑ کی بستی کا زیر و زبر ہونا. حضرت صالحؑ کی قوم ثمود اور شعیبؑ کی قوم مدین کا زلزلوں سے تباہ و برباد کیا جانا اور سب سے آخر میں نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں کا اپنی ہی بھڑکائی ہوئی جنگوں کے نتیجہ میں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا جانا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی اسی قہری سنت کے عبرتناک مظاہر ہیں۔

جنگ عظیم دوم بھی اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا جس نے دنیا کے ایک حصہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور جس کے نتیجہ میں لکھوکھہا جانیں تلف ہوگئیں۔ اربوں کی جائدادیں تباہ و برباد ہوگئیں اور ملک کے ملک اپنی سطوت و جبروت سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اس عالمگیر تباہی کے پیچھے جہاں بعض مادی اسباب کارفرما تھے. وہاں ایسے روحانی اسباب بھی تھے جنہیں مادی آنکھ دیکھنے سے قاصر تھی. مگر ایک علیم و خبیر خدا کی پوشیدہ مصلحتوں کی عکاسی کرتے ہوئے ان تمام حوادث اور انقلابات کے تاروں کو جنبش دے رہے تھے. جو اس جنگ کے نتیجہ میں منصۂ عالم پر نمودار ہو رہے تھے. وہ روحانی اسباب و علل کیا تھے اس کی تفصیل ان بیانات سے ملتی ہے جو سلسلہ احمدیہ کے اس وقت کے امام اور خلیفۂ دوم حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی قلم زبانی یا زبان قلم سے نکل کر شائع ہوتے رہے۔

قبل اس کے کہ ان بیانات میں سے بعض کو پیش کیا جائے. مناسب ہوگا کہ عالمی سطح پر برپا ہونے والی اس تباہی کے متعلق ان غیبی اخبار اور آسمانی انکشافات پر سے پردہ اٹھایا جائے. جن کا علم حضرت امام جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت دیا گیا جب ابھی جنگ شروع بھی نہیں ہوئی تھی اور جن کا ایک ایک نقطہ جنگ چھڑ جانے کے بعد پورا ہوا. اسی قسم کی اخبار غیبیہ آپ کو جنگ کے دوران بھی حاصل ہوتی رہیں. یہاں تک کہ آپ کو یہ بھی علم دیا کہ اس جنگ کا خاتمہ کب اور کس رنگ میں ہوگا جیسا کہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے.

جنگ عظیم دوم کے متعلق پہلا رؤیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے دوسری جنگ عظیم سے تین سال قبل رؤیا میں دیکھا کہ

"میں گھر کے اس حصہ میں ہوں جو مسجد مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ہے. میں نے مسجد میں شور سنا اور باہر نکل کر دیکھا کہ لوگ اکٹھے ہیں ان میں سے ایک میرے استاد شیخ عبدالرحیم صاحب بھی ہیں. سب لوگ مغرب کی طرف انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ دیکھو مغرب سے سورج نکل آیا. اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب قیامت آگئی. میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت پہاڑیاں گر رہی ہیں درخت ٹوٹ رہے ہیں اور شہر ویران ہو رہے ہیں اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہے کہ تباہی آگئی. قیامت آگئی. میں بھی یہ نظارہ دیکھتا ہوں ..... اور کہتا ہوں: یہ قیامت کی علامت نہیں. دیکھو فلاں فلاں علامتیں اس کے خلاف ہیں. میرا یہ کہنا ہی تھا کہ میں نے دیکھا کہ سورج غائب ہوگیا اور دنیا پھر اپنی اصلی حالت پر آگئی۔"

(الفضل ۱۶؍ مئی ۱۹۴۵ء)

دوسری عالمگیر جنگ کے چھڑ جانے پر جو قیامت خیز تباہی مغربی ممالک پر آئی وہ اس رؤیا کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔

لیوپولڈ شاہ بلجیئم کی معزولی کے متعلق رؤیا

جنگ عظیم دوم شروع ہو چکی تھی. کہ ۲۴ اور ۲۵ مئی ۱۹۴۰ء کی درمیانی شب کو آپ کو ایک کشفی نظارہ دکھایا گیا اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:

"میں سفر سے واپسی پر لیٹا تھا کہ میں نے (جنگ کے سلسلہ میں. ناقل) پھر دعا کرنی شروع کردی. دعا کرتے کرتے چند سیکنڈ کے لئے غنودگی کا ایک جھٹکا آیا جیسا کہ الہام کے وقت غنودگی آتی ہے. کشفی حالت میں ایک بادشاہ میرے سامنے سے گزارا گیا. پھر الہام ہوا

(ABDICATED)

(ایبڈی کیسٹڈ)

میں اس کی تعبیر یہ سمجھتا ہوں کہ یا تو کوئی بادشاہ ہے جو اس جنگ میں معزول کیا جائے گا یا کسی معزول بادشاہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ دوبارہ دنیا میں کوئی تغیر پیدا کریگا۔"

(الفضل ۴؍ جون ۱۹۴۰ء)

چنانچہ ۲۸ مئی ۱۹۴۰ء کو یعنی اس کشفی نظارہ کے صرف تین چار دن بعد جرمن فوجوں کے بلجیم پر قبضہ کر لینے اور لیوپولڈ سوم شاہ بلجیم کے تخت سے دستبردار ہو جانے کی خبر نے اس آسمانی خبر کی صداقت ظاہر کردی۔

برطانیہ کی جنگ عظیم میں شمولیت کے متعلق رؤیا

ابھی جنگ عظیم دوم میں برطانیہ نے کوئی حصہ نہیں لیا تھا اور نہ ہی اس کے حصہ لینے کے بظاہر اسباب تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو آسمانی ذریعہ مواصلات کے ذریعہ خبر دی گئی کہ نہ صرف یہ کہ برطانیہ اس جنگ میں شرکت پر مجبور ہو جائے گا. بلکہ جرمن حملہ کے پیش نظر اس کی حالت اس قدر نازک ہو جائیگی کہ وہ فرانس سے اتحاد کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ چنانچہ ابھی جبکہ نازی فوجوں نے آسٹریا اور چیکوسلواکیہ پر ہی قبضہ کیا تھا کہ حضور نے (اگست ۱۹۳۹ء) میں رؤیا میں دیکھا کہ

"ایک کرسی پر بیٹھا ہوں اور منہ مشرق کی طرف ہے میرے سامنے حکومت برطانیہ کی خفیہ خط و کتابت پیش کی جارہی ہے اس کے بعد ایک دوسری چٹھی میرے سامنے آتی ہے یہ چٹھیاں انگریزی حکومت کی طرف سے فرانسیسی حکومت کے نام ہیں. ایک چٹھی میرے سامنے آئی جس میں حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو لکھا ہے کہ ہمارا ملک سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے. جرمن اس پر حملہ آور ہونے والا ہے. اور قریب ہے کہ اسے مغلوب کرلے. اس لئے ہم آپ سے چاہتے ہیں کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے. یہ چٹھی پڑھ کر میں بہت گھبرایا اور قریب تھا کہ میری آنکھ کھل جاتی کہ یکدم آواز آئی کہ یہ چھ مہینے پہلے کی بات ہے."

(الفضل ۲۴ جون ۱۹۴۰ء)

ہرچند کہ ہٹلر نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ برطانیہ سے الجھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا بشرطیکہ برطانیہ یورپی معاملات میں کوئی دخل نہ دے. مگر جلد ہی ایسے آثار پیدا ہوگئے کہ برطانیہ ہٹلر کے خلاف اعلان جنگ کرنے پر مجبور ہوگیا اور وہ یوں کہ جرمنی نے یکم ستمبر ۱۹۳۹ء کو پولینڈ پر حملہ کردیا اور پولینڈ سے معاہدہ کی بناء پر برطانیہ نے محسوس کیا کہ وہ اب جنگ کو ایک خاموش تماشائی کے طور پر نہیں دیکھ سکتا. چنانچہ اس نے ڈنکرک کے مقام پر اپنی فوجیں جمع کرنی شروع کردیں. حالانکہ اس سے قبل خود برطانوی وزراء اس کا اظہار کر چکے تھے کہ برطانیہ پر جرمن حملے کا کوئی امکان نہیں اور یہی وجہ تھی کہ وہ کچھ تیار نہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ کر پائے تھے چنانچہ مسٹر چرچل نے کینیڈین
پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اقرار کیا کہ

"ہمیں جنگ میں بالکل عدم تیاری
کی حالت میں شامل ہونا پڑا کیونکہ
ہم پولینڈ سے یہ کہہ چکے تھے
کہ اگر اس پر حملہ ہوا تو ہم اس
کا ساتھ دیں گے۔"

(لنڈن ٹائمز ۳۱ دسمبر ۱۹۴۱ء)

گویا انگریزوں کا جرمنوں کے خلاف اعلان
جنگ بالکل غیر متوقع تھا۔ ادھر نازی فوجیں
پولینڈ کو پامال کرنے کے بعد برق رفتاری
سے آگے بڑھتی ہوئی ڈنمارک اور ناروے
پر قابض ہو گئیں اور پھر چند دن بعد ہالینڈ
اور بلجیم کی طرف پیش قدمی کرنے لگیں۔ برطانوی
فوجوں نے بلجیم میں داخل ہو کر ڈٹ کر مقابلہ
کیا مگر نازی فوجوں کے سامنے ان کے
پاؤں اکھڑنے لگے۔ جس کے نتیجہ میں ڈنکرک
کی فرانسیسی بندرگاہ پر جمع شدہ ساڑھے
تین لاکھ برطانوی فوج اپنے پورے فوجی
سامان کے ساتھ محاصرہ میں آ گئی۔ جب
حالات اس قدر نازک ہو گئے تو رؤیا کے
عین مطابق برطانوی حکومت نے ۱۷ جون
۱۹۴۰ء کو فرانسیسی حکومت کو الحاق کی تجویز
بھیجی جس کے الفاظ یہ تھے۔

"The two governments declare that France and Great Britain shall no longer be two nations, but one Franco-British Union. The Constitution of the Union will provide for joint orgaens of defence, foreign, financial and economic policies. Every citizen of France will enjoy immediately citizenship of Great Britain, every British subject will become a citizen of France."

یعنی دونوں حکومتیں یہ اعلان
کرتی ہیں کہ فرانس اور برطانیہ
اب سے دو قومیں نہیں بلکہ
ایک ہی قوم فرانکو برٹش یونین
کے نام سے ہو گی اور یونین
کا دستور دفاع، امور خارجہ
مالی اور اقتصادی پالیسی کے
مشترکہ وسائل و ذرائع مہیا کرے گی
ہر ایک فرانسیسی شہری بلا تاخیر برطانوی
شہریت کا حقدار اور ہر برطانوی باشندہ
فرانس کا شہری بن جائے گا۔

اتحاد کی یہ برطانوی تجویز اگرچہ فرانس
نے مسترد کر دی۔ مگر یہ خدائی نشان
کی صداقت پر ایک زندہ گواہ بن گئی۔
رؤیا میں جو یہ بتایا گیا تھا کہ یہ
چھ ماہ پہلے کی بات ہے تو اس میں
ایک اور عظیم الشان خبر مضمر تھی کہ چھ
ماہ بعد برطانیہ اس نازک حالت سے
نکل جائے گا۔ جیسا کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس
کی تعبیر فرمائی کہ

"اس میں بتایا گیا ہے کہ
چھ ماہ بعد یہ مصیبت ٹل
جائے گی۔"

پیش خبری کا یہ حصہ کس طرح پورا
ہوا۔ اس کے لئے مسٹر چرچل کی ۱۹ دسمبر
۱۹۴۰ء کی وہ تقریر پڑھنے کے قابل
ہے جس میں اس نے یہ کہا کہ

"اگر ہم اپنی اس حالت پر
نگاہ ڈالیں جو مئی اور جون
میں تھی تو ہم میں سے ایک
بھی ایسا نہیں ہو سکتا جو
کرسمس منانے کے لئے
شکریہ کے جذبات کے ساتھ
نہ جائے۔ اب ہم پہلے سے
محفوظ ہو گئے ہیں اور ہم نے
ایک ایسی حالت سے ترقی
کی ہے کہ دنیا میں بہت سے
لوگوں کے علاوہ ہمارے بہت
سے دوست بھی اس بات سے
مایوس ہو چکے تھے کہ ہم مقابلہ
جاری رکھ سکیں گے۔"

(لنڈن ٹائمز ۱۹ دسمبر ۱۹۴۵ء)

حکومت برطانیہ کی فرانس کے ساتھ
الحاق کی پیشکش کے ضمن میں چوہدری
ظفر اللہ خان صاحب نے ایک دلچسپ
واقعہ بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"جب مسٹر چرچل کی پیشکش کی
خبر آئی تو وائسرائے نے
مجھ سے دریافت کیا تمہارا
اس کے متعلق کیا تاثر ہے۔ میں
نے کہا یہ پیشکش قابل عمل بھی
نہیں اور فرانس اس وقت
ایسی پریشانی اور پراگندگی
کی حالت میں ہے کہ اس
کے قبول ہونے کا امکان بھی
نہیں۔ لیکن مجھے اس خبر سے
تسلی ہوئی ہے پوچھا کس بات
کے متعلق؟ میں نے عرض کیا
مسٹر چرچل اب تک ہندوستان
کی آزادی کے کچھ خلاف
رہے ہیں۔ اس پیشکش سے
معلوم ہوتا ہے کہ واقعات
کے دباؤ کے ماتحت وہ اب
ہندوستان کو آزادی دینے
پر بھی آمادہ ہو رہے ہیں۔ پوچھا
وہ کیسے؟ میں نے کہا وہ تو
اس پیشکش سے ہی ظاہر
ہے۔ ان کی مراد یہ تو نہیں
ہو سکتی کہ اگر فرانس یہ
پیشکش قبول کرے اور برطانیہ
اور فرانس ایک ملک ہو جائیں
تو ہندوستان دونوں کی مشترکہ
ملکیت بن جائے گا۔ اور
آپ کے بعد کوئی فرانسیسی
سیاستدان یا مدبر ہندوستان
کا وائسرائے ہو کر آ جائے۔
اب وہ دن تو گئے کہ ہندوستان
کی حیثیت برطانیہ کی ذاتی
ملک سمجھی جائے۔ وائسرائے
صرف "AH! INGENIOUS"
کہہ کر چپ ہو گئے۔"

(تحدیث نعمت ص۴۲۶)

نیز فرماتے ہیں:

"اس کے بعد میں نے ان سے
اس پیشکش کے متعلق حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے
رؤیا کا ذکر کیا انہیں بہت
دلچسپی ہو گئی۔ بعد میں خود بعض
دفعہ مجھ سے فرماتے۔
"مرزا صاحب نے کوئی اور
رؤیا جنگ کے متعلق دیکھا"

(تحدیث نعمت ص ؍؍)

امریکہ کی برطانیہ کے لئے فوجی امداد کے متعلق رؤیا

ابھی تک امریکہ نے جنگ میں عملاً
کوئی حصہ نہیں لیا تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رضی اللہ عنہ کو ہاتف آسمانی نے خبر دی کہ
امریکہ انگلستان کو ۲۸۰۰ ہوائی جہاز
دے رہا ہے۔ آپ نے اس آسمانی خبر سے
مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو جو اس
وقت وائسرائے کی کونسل کے ممبر تھے اور
دہلی میں تھے خط کے ذریعہ مطلع کر دیا اور
تحریر فرمایا کہ

"تین دن ہوئے میں نے رؤیا
میں کسی کو یہ کہتے سنا کہ برطانیہ
کو دو ہزار آٹھ صد ہوائی
جنگی جہاز امریکہ سے بھیجے
گئے ہیں۔"

مکرم چوہدری صاحب لکھتے ہیں:

"اس رؤیا کے دیکھنے
کے تین چار دن بعد سر [illegible]
کے ہاں ارکان حکومت کا کھانا
تھا جو ہر دوسری جمعرات کو
باری باری ایک رکن کے ہاں
ہوتا تھا اس دن رائٹر کی تار
خبروں میں ایک اطلاع امریکہ
سے آئی تھی کہ فرانسیسی خرید
سامان کے مشن نے جو آرڈر
جنگی ہوائی جہازوں کی خرید کا
دیا تھا وہ اب برطانوی مشن
اپنے ذمہ لے لے گا۔ اور اس
طرح برطانیہ کو دو ہزار پانچ سو
جنگی ہوائی جہاز میسر آ جائیں گے
جنگ کے حالات کے تذکرے
میں میں نے حضرت خلیفۃ المسیح
الثانی رض کے اگست والے اس
رؤیا کا ذکر کیا اور رائٹر کی تار کی
خبر سنائی اس پر سر اینڈریو کلو
نے کہا لیکن تعداد کا فرق ہے۔
رؤیا میں تعداد دو ہزار آٹھ صد
بتائی گئی اور تار خبر میں دو ہزار
پانچ صد ہے۔ میں نے کہا
تعبیر الرؤیا کے ماہروں کا کہنا ہے
کہ سچے خواب اور رؤیا میں
تعداد کے لحاظ سے کچھ تفاوت
قابل التفات نہیں ہوتا اصل بات
کو دیکھنا چاہیئے۔"

(تحدیث نعمت ص۴۲۵)

خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ رائٹر
کی پہلی خبر میں تعداد غلط بتائی گئی تھی چنانچہ
اس کے دو تین دن بعد رائٹر کی طرف سے
آنے والی خبر میں اس کی اطلاع کر دی گئی۔ جب
چوہدری صاحب نے دوسرا تار دیکھا تو وہ یہ
دیکھ کر حیران رہ گئے کہ واقعہ میں دو ہزار
آٹھ صد جہاز ہی دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ
لکھتے ہیں:

"تار کے کاغذات لئے میں
دفتر کے کمرہ میں گیا۔ اور ٹیلیفون
پر سر اینڈریو کلو سے دریافت
کیا سہ پہر کے تار پڑھ لئے؟ کہا
نہیں۔ ابھی خادم نے لا کر میرے
سامنے رکھے ہیں۔ میں نے کہا
فلاں صفحہ دیکھئے۔ پڑھ کر انہوں
نے کہا بے شک حیرت کی بات
ہے۔"

مکرم چوہدری صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
رضی اللہ عنہ کے اس رؤیا کے یوں حیرت انگیز طور
پر چند دنوں کے اندر اندر پورا ہونے کی
اطلاع فوراً قادیان میں بھجوا دی۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی امّاں جی کی یاد میں

(محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل امام مسجد فضل لندن)

میری امّاں جی، نَوَّرَ اللّٰہُ مَرْقَدَھَا ۱۰ر جنوری ۱۹۷۶ء کو لاہور میں فوت ہوئیں۔ تدفین ۱۱ر جنوری ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عصر بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ سیّدی و محبّی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ مہربانی نماز جنازہ پڑھائی۔ ربوہ میں مقیم بزرگان و احباب، عزیز و اقارب اور دیگر دوستوں نے بڑی تعداد میں شرکت فرما کر دعائے مغفرت کر کے ممنون فرمایا۔

میری امّاں جی کی وفات پر تین سال سے زائد عرصہ گزر گیا۔ اس عرصہ میں کئی دفعہ ان کے ذکرِ خیر اور ان کے حالات کے متعلق لکھنے کی خواہش پیدا ہوتی رہی لیکن جب بھی لکھنے کا ارادہ کیا ہر دفعہ جذبات سے مغلوب ہو کر قلم رُک جاتا۔

عاجز کو اپنی والدہ سے اتنی محبّت تھی اور میں نے ہمیشہ سے اس امر کا اہتمام کیا کہ جب وہ خاکسار کے ہاں مقیم ہوتیں یا ان کے ہاں خاکسار جاتا پہلا کام ان کے پاؤں کو دبانا ہوتا۔ اور جب کبھی ربوہ سے باہر سفر پر جاتا تو ان سے مل کر اجازت لیکر اور ان کے پاؤں دبا کر جاتا۔ ہمیشہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مدّ نظر رہتا:۔

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ
اُمَّهَاتِكُمْ۔

کہ جنّت تمہاری ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس کے کئی مفہوم ہیں۔ بچّوں کو خدمت کے لئے بھی یہ ارشاد ترغیب دیتا ہے اور ماؤں کی ذمّہ داری کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے بچّوں کو اچھی تربیت دے کر اپنی نگرانی میں انہیں جنّت میں پہنچا سکتی ہیں۔

میری امّاں جی کی پیدائش ضلع فیصل آباد کے ایک مشہور شہر کمالیہ میں ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار شیخ محمد عظیم صاحب وہاں کے کامیاب تاجر تھے اور ساری برادری میں اپنی راست روی اور صاف گوئی کی وجہ سے بہت مشہور تھے اور عزّت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

میرے والد صاحب شیخ محمد دین صاحب نے ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کر لی تھی۔ اُس وقت شجاع آباد ضلع ملتان میں تھے۔ کچھ عرصہ بعد جب میری امّاں جی سے اُن کی شادی ہوئی تو وہ انہیں شجاع آباد لے آئے اور یہاں کئی سال تک رہے۔ خاکسار کی شجاع آباد میں ہی پیدائش ہوئی۔ عید الفطر کا دن تھا اور اکتوبر ۱۹۱۰ء کی دس تاریخ تھی۔ اس کے بعد ہمارے والد صاحب کچھ عرصہ ضلع ملتان کے دیگر مقامات میں رہے۔ سلسلہ کے اخبار و رسائل منگواتے تھے لیکن ابھی تک امّاں جی نے احمدیت قبول نہ کی تھی۔ والد صاحب اس عرصہ میں دعائیں کرتے رہے اُدھر قادیان ہجرت کر کے آجانے کا سوچتے رہتے۔ بالآخر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے قادیان ہجرت کر کے آجانے کی اجازت مرحمت فرما دی۔ چنانچہ ملازمت سے استعفیٰ دے کر خود تو قادیان چلے گئے اور امّاں جی کو اور مجھے اور میری ایک بہن اور بھائی کو تلمبہ ضلع ملتان میں جہاں ہمارا مکان تھا چھوڑ گئے۔

امّاں جی والد صاحبؓ کے احمدیت قبول کرنے کے عرصہ سے لے کر ہجرت کے عرصہ تک مخالفت کرتی رہیں۔ والد صاحبؓ کے قادیان چلے آنے پر میری امّاں جی کے رشتہ داروں اور والد صاحب کے رشتہ داروں کی طرف سے کئی تدابیر اختیار کی گئیں کہ کسی طرح والد صاحب قادیان سے واپس آجائیں۔ جب کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو بالآخر امّاں جی کی طرف سے والد صاحبؓ کی خدمت میں یہ خط لکھوایا کہ آپ کی بیٹی سعیدہ بیگم فوت ہوگئی ہیں آپ جلد پہنچیں۔ والد صاحب نے اپنے ایک عزیز کو خط لکھا کہ والدہ مبارک احمد کی طرف سے اس قسم کا خط آیا ہے آپ خود تلمبہ جا کر حالات سے اطلاع دیں۔ والد صاحب اس عرصہ میں دعا بھی کرتے رہے انہیں خواب میں بتلایا گیا کہ قادیان کے مہمانخانہ اور لنگر خانہ کے درمیان کھلی جگہ میں ہماری بہن سعیدہ کھیل رہی ہے۔ اس سے والد صاحب کو تو تسلی ہوگئی کہ وفات کی خبر در اصل اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ کے مطابق نسوانی تدبیر ہے اور قادیان سے واپس بلانے کا حیلہ ہے۔ کچھ عرصہ بعد والد صاحب کے اس دوست کا خط آیا کہ وہ تلمبہ گئے تھے سب حالات ٹھیک ہیں البتہ بچے اُداس ہیں سعیدہ بھی خیریت سے ہے۔ والد صاحب کو جونہی یہ خط ملا خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے کہ خدا تعالیٰ نے جو خبر دی تھی وہ درست تھی۔ ان کا قادیان کی رہائش کا عزم جو پہلے ہی پختہ تھا اس میں بفضلِ خدا مزید پختگی پیدا ہوگئی۔

دن گزرتے رہے اور امّاں جی اور والد صاحب کی باہمی مکانی جُدائی کا عرصہ طویل ہوتا گیا۔ آخر میری امّاں جی سسرال سے اپنے میکے کمالیہ چلی گئیں۔ ہمارے ماموں بفضلِ خدا اُن دنوں بڑے تاجر تھے اور بہت خوشحال۔ میری امّاں جی کو اور تسلی دیتے رہے اور کہتے رہے فکر نہ کرو۔ جس چیز کی ضرورت ہوتی وہ مہیا کر دیتے۔ اور ہماری والدہ سے کہتے "محمد دین کا اب خیال چھوڑ دو"۔ لیکن ہمارے نانا شیخ محمد عظیم صاحب مرحوم اس کے برعکس امّاں جی کو اِس بات کے لئے تیار کرتے رہے کہ خاوند کے پاس رہنا ہی بہتر ہوتا ہے۔ اپنے بھائی کی باتوں پہ نہ جانا۔ اور بار بار یہی تلقین کرتے رہے اور پدرانہ شفقت کے ساتھ سمجھاتے رہے کہ اپنے خاوند کے پاس چلی جاؤ۔ اِدھر ہمارے والد صاحب دعائیں کرتے رہے۔ حضرت خلیفۂ ثانی رضی اللہ عنہ سے دعائیں کرواتے رہے۔ سلسلہ کے دوسرے بزرگ بڑی شفقت سے والد صاحب سے پیش آتے اور بڑی ہمدردی سے دعاؤں سے امداد کرتے رہے۔

(۲)

والد صاحبؓ نے تلمبہ قصبہ میں جہاں سے آپ نے قادیان کے لئے ہجرت کی تھی، ایک خواب دیکھا تھا کہ میری امّاں جی ایک مکان میں ہیں اور اس مکان میں ایک انگیٹھی ہے۔ اس انگیٹھی پر ایک پلیٹ پڑی ہوئی ہے جس میں مختلف ملکوں کی چیزیں اور پھل میری امّاں جی کے کھانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔

اس خواب سے اور بعض دیگر قرائن سے اور ہمارے نانا کی ترغیب کا علم پا کر والد صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں سارے حالات لکھ کر دعا کی مزید درخواست کی نیز حضورؓ سے استصواب فرمایا۔ حضورؓ نے والد صاحب کو حکم دیا کہ آپ فوراً اپنے سسرال جائیں اور بچّوں کو لے آئیں۔ میں دعا کروں گا۔ خدا کی مہربانی کریا تو مخالفت کا عالم تھا اور یا دعاؤں کی برکت سے میری امّاں جی ایسی رام ہوئیں کہ جب والد صاحب کمالیہ پہنچے اور اُن سے قادیان چلنے کی بات کی تو لمبے عرصہ کی جدائی کے بعد وہ والد صاحب کے ساتھ قادیان مجھے اور میری بہن سعیدہ اور بھائی نذیر احمد صاحب شفیع کو لے کر چلی آئیں۔ قادیان کی نیک اور بابرکت فضا اور خیر خواہی اور ہمدردی کا ماحول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہلبیت اور بزرگوں کے گھروں میں آنا جانا جب شروع ہوا اور ان کے حالات اور ان کی نیکی اور اخلاق اور خیر خواہی اور ہمدردی و شفقت والے معاملے دیکھے تو بہت متاثر ہوئیں اور بیعت کے لئے تیار ہوگئیں۔ چنانچہ ۱۹۱۹ء میں حضرت خلیفہ ثانیؓ کی بیعت کر کے احمدیت کو قبول کر لیا۔ یہ دن ہمارے والد بزرگوار کے لئے بہت خوشی بلکہ عید کا دن تھا۔ ان کی دعائیں، ان کی دیرینہ خواہش اور بزرگوں کی توجہ نے اپنا رنگ دکھایا اور زمانی و مکانی جدائی کا دَور ختم ہو کر باہمی موانست اور یگانگت کا ہمارے گھر میں ایک نیا اور دلربا دَور شروع ہوگیا۔ دن بدن میری امّاں جی محبت سلسلہ، خدمتِ دین، اخلاص، نیکی، دینداری، نماز و تہجد کی ایسی شیفتہ ہوئیں اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ بالخصوص حضرت حضرت امّ المومنینؓ اور حضرت اُمِّ ناصرؓ اور آپ کے بچّوں سے پیار و احترام اور سلسلہ کے خادموں اور مبلّغین کی عزّت کا ایسا جذبہ ان کے دل میں پیدا ہوا کہ اخلاص میں بہت بڑھ گئیں۔ والد صاحب اکثر ہم سب بہن بھائیوں کے سامنے امّاں جی کی اس حالت پر خوشی کا اظہار کرتے بلکہ رشک کیا کرتے اور کہا کرتے کہ "تمہاری والدہ تو مجھ سے بھی زیادہ مخلص ہے"۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے دوست مکرم سید محمد شاہ صاحب مددگار کارکن دفتر بہشتی مقبرہ کا دائیں آنکھ کا آپریشن سرگودھا میں ہوا ہے۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے احباب دعا فرمائیں۔

(سردار محمد سردار براعظم ٹیلرز گولبازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ یوم والدین

احمدی بچوں کی تنظیم اطفال الاحمدیہ وہ تنظیم ہے جو ان کے روحانی اور اخلاقی معیار کو بلند رکھے ہوئے ہے۔

اس تنظیم کے مقاصد اُسی صورت میں پورے ہو سکتے ہیں جب کہ بچے اس تنظیم کے پروگراموں میں پورے ذوق اور جذبہ کے ساتھ حصہ لیں۔ اور والدین ان کو پروگراموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلائیں۔ جہاں تک تربیت کا پہلو ہے۔ تربیت کا مسئلہ اس وقت تک بطریق احسن حل نہیں ہو سکتا جب تک والدین اور بزرگوں کی توجہ شامل نہ ہو۔

اگر آج والدین نے اپنے بچوں کو نظر انداز کر دیا تو کل کو جو معاشرہ وجود میں آئیگا اُس کی ذمہ داری صرف اور صرف والدین پر عائد ہوگی۔

چنانچہ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقہ دار الصدر شمالی کے اطفال نے اپنے والدین اور بزرگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ۲۱/۹ کو ایک جلسہ کا اہتمام کیا۔ جس کے لئے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کو دعوت دی گئی۔

مکرم مولوی صاحب نے اپنے خطاب میں والدین پر زور دیا کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ بڑے ہو کر وہ اسلام اور احمدیت کے سچے محافظ بن سکیں۔ اطفال کو متوجہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دینی اور دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ جسمانی میدان میں بھی اپنا لوہا منواؤ اور ہر شعبہ ہائے زندگی میں ایک منفرد مقام پیدا کرنے کی کوشش کرو۔

مکرم مولوی صاحب کے خطاب اور دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اس اجلاس میں اسی کے قریب مستورات شامل ہوئیں۔ مجموعی طور پر حاضری ۱۵۰ کے قریب تھی۔

احباب دُعا فرمائیں کہ خُدا تعالیٰ ہمیں اسلام اور احمدیت کا سچا محافظ بنائے اور ہر شعبۂ زندگی میں ایک منفرد مقام پیدا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(منتظم اطفال دار الصدر شمالی۔ ربوہ)

دُعائے مغفرت

(۱) میرے تایا جان محترم چوہدری محمود دین صاحب چیمہ ولد محترم چوہدری شاہ دین صاحب مرحوم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کو بتقضائے الٰہی بعمر تقریباً اسی سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

تایا جان مرحوم کی وفات چک نمبر ۸ احمد آباد ضلع بدین میں ہوئی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کے فرزند مکرم برادرم چوہدری عطاء اللہ صاحب اور دیگر لواحقین آپ کی میت ربوہ لائے۔ جہاں ۲ر اکتوبر بعد نماز فجر محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال خرچ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد تایا جان کو بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی۔ الحمد للہ۔

محترم تایا جان مرحوم اگرچہ ناخواندہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہن رسا عطا فرمایا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے خطبات اور جلسہ سالانہ کی تقاریر ذہن نشین تھیں جنہیں اکثر مجالس میں بیان فرماتے۔ آپ کا ایک خاص وصف احمدیت سے آپ کی والہانہ محبت تھی۔ تبلیغ حق کا تو جنون تھا۔ ہر حیثیت اور نوع کے آدمی کو تبلیغ کرتے۔ آپ کی تبلیغ سے متعدد افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے۔

احباب کرام سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم تایا جان مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور آپ کے بھائیوں (والد محترم چوہدری احمد دین صاحب چیمہ۔ چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب چیمہ۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب اور چوہدری رحمت اللہ صاحب۔ اور اکلوتی بہن (پھوپھی جان محترمہ محمدی بی صاحبہ) اور آپ کے بیٹوں بیٹیوں اور آپ کی بیوہ (ہماری تائی جان محترمہ) اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار نذیر احمد خادم۔ قائد ضلع بہاولنگر از چک ۱۲۷/۱۶ ضلع بہاولنگر)

(۲) افسوس کہ میری والدہ مسماۃ نواب بی بی اہلیہ الحاج محمد علی صاحب فیضی مرحوم مورخہ ۵/۱۰/۷۹ بروز جمعہ ۱/۲ ۷ بجے شام حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے لاہور میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ بہت دیندار صوم و صلوٰۃ کی پابند اور صابرہ شاکرہ خاتون تھیں۔ والدہ مرحومہ پر غربت و افلاس کا وقت بھی آیا جو انہوں نے نہایت صبر و استقلال سے گزارہ پھر فراخی کا زمانہ آیا تو ۲۲

نتیجہ سالانہ انعامی مقابلہ مضمون نویسی

زیر اہتمام شعبۂ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

خدام کا علمی و ادبی معیار بلند کرنے اور تحقیق و جستجو کا ذوق پیدا کرنے کے لئے شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ہر سال مضمون نویسی کا مقابلہ کروایا جاتا ہے۔ امسال اس مقابلہ کے لئے مقالہ کا عنوان "صلح حدیبیہ" مقرر کیا گیا تھا۔ اور اس مقابلہ میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والے مقالہ نگاروں کے لئے بالترتیب ۷۰۰/- روپیہ /۵۰۰ روپے اور ۳۰۰/- روپیہ انعام رکھا گیا تھا۔ نتیجہ حسب ذیل ہے:-

۱۔ مکرم محمود مجیب صاحب اصغر مجلس اسلام آباد — اوّل
۲۔ " عبد الرافع صاحب مجلس اسلامیہ پارک لاہور — دوم
۳۔ " محمد زکریا ورک صاحب ٹورنٹو کینیڈا — سوم

خدا تعالیٰ خدام کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ یہ انعامات انشاء اللہ تعالیٰ سالانہ اجتماع کے موقع پر دئے جائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرم منور احمد صاحب خالد ولد چوہدری غلام حیدر صاحب دفتر تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۳۲/۱ واقع محلہ باب الابواب ربوہ مشترکہ طور پر چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم اور مرزا محمد عثمان صاحب کے نام الاٹ ہے۔

پلاٹ مذکور میں سے چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کا حصہ زمین مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر مرحوم کے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کیونکہ مرحوم کا حصہ زمین مبلغ ۵۰۰۰/- روپے میں ان کے پاس فروخت کر دیا ہے۔ اور وصول کردہ رقم مرحوم کے حصہ جائیداد کے سلسلہ میں ناظم صاحب تشخیص جائیداد کو ادا کی جاتی ہے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۳۲/۱ میں سے چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کا حصہ زمین چوہدری منیر احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

ضروری اعلان

ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی جانب سے بحوالہ الفضل مورخہ ۱۵ ماہ فروری ۱۹۷۹ء ایک ضروری اعلان ہوا تھا کہ۔ قرآن مجید مترجم جس کا ترجمہ حضرت علامہ میر محمد اسحٰق صاحبؓ نے کیا ہوا تھا۔ ایک ضرورت کے پیش نظر مطلوب ہے۔ چنانچہ اس اعلان پر کئی احباب نے قرآن مجید نظارت کے دفتر میں پہنچا دیئے تھے۔ اب ضرورت پوری ہو چکی ہے۔ اس لئے متعلقہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا اپنا قرآن مجید دفتر نظارت تعلیم القرآن سے واپس حاصل کر لیویں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

۲۲ والدہ صاحبہ مرحومہ نے اپنے خاوند محمد علی صاحب فیضی مرحوم کے ساتھ ۱۹۶۲ء میں حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل کیا۔

مرحومہ موصیہ تھیں اُن کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر الحاج مولوی محمد شریف صاحب اکونٹنٹ صدر انجمن احمدیہ نے دُعا کروائی۔ احباب والدہ صاحبہ مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دُعا فرمائیں۔ (محمد جمیل فیضی مکان ۱۲۳ شورہ کوٹھی گلبرگ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

(بقیہ صفحہ ۲)

معاشرہ کی حالت کا بھی کیا ہے۔ اگرچہ یہ ذکر مختصر ہے تاہم اصلاح احوال کے نقطۂ نگاہ سے یہ کچھ کم اہم اور فکر انگیز نہیں ہے اور اس صورت حال اور اصلاح احوال کے اصل طریق کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے ہی انہوں نے یہ مضمون تحریر کیا ہے۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"ہمارے معاشرہ کا مزاج عدل سے عاری ہے۔ یہاں کا ہر فرد بھی بے درد ہے اور چھوٹا بھی۔ کوئی بھی اپنی حد میں رہنے کو تیار نہیں۔ نہ چھوٹا دوسروں کے حق کا لحاظ کرتا ہے نہ بڑا۔ آبادی کا ایک وسیع اور بسیط منظر ہے جس میں ہر شخص ظالم بھی ہے اور مظلوم بھی۔ ظالم بقدر ہمت اور مظلوم بقدر بے ہمتی" (ایضاً)

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ اور کس کو کہتے ہیں۔ اس صورت حال کی اصلاح کسی زمینی انسان کے (جو خود اسی آیۂ کریمہ کا مصداق ہو) بس میں نہیں۔ کیا یہ صورت حال خود امت ہی میں سے مبعوث ہونے والے کسی آسمانی وجود کی ضرورت کو روز روشن کی طرح آشکار نہیں کر رہی؟۔

"بہت ہی برا نمونہ"

"نوائے وقت" کے ایک حالیہ شمارہ میں حافظ محمد یونس صاحب کا ایک مضمون بعنوان "حج کا سفر" شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے بحری اور ہوائی جہاز کے عازمین حج کی رہنمائی کے لئے مفید معلومات درج کی ہیں۔ البتہ اسی مضمون میں انہوں نے حج پر جانے والی مستورات اور مردوں کے طرز عمل کے متعلق بعض بہت ہی افسوسناک اور تکلیف دہ باتیں بھی لکھی ہیں۔ مثال کے طور پر وہ حج بیت اللہ کی نیت سے مکہ معظمہ جانے والی خواتین کے طرزِ عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"اکثر خواتین جن میں زیادہ تعداد پاکستان کی ہوتی ہے سعودی عرب میں جاکر بہت ہی برا نمونہ پیش کرتی ہیں۔ حجاب یا چادر اوڑھنی جو کہ شریعتِ محمدی کا رکن سمجھا جاتا ہے وہاں جاکر وہ پردہ بالکل ہی چھوڑ دیتی ہیں بلکہ یوں کہتی ہیں کہ وہاں ان کو کوئی نہیں جانتا پہچانتا۔ لہٰذا جو تھوڑا بہت پردہ اور برقع ساتھ ہوتا ہے اسے بالائے طاق رکھ کر کھلے منہ۔ کھلے سینے۔ کھلے آستین چلتی پھرتی نہایت معیوب لگتی ہیں۔۔۔۔ پاکستانی بہنوں کو اس بات کا باقاعدہ اہتمام کرنا چاہیے کہ لباس باوقار باپردہ اور وضع قطع کے لحاظ سے بہت موزوں ہو کیونکہ ہر حاجی اپنے ملک کا ایک سفیر ہے جس کے ذمہ حج کی مقدس عبادت کے علاوہ اپنے ملکی تاثرات کا اظہار بھی ہے۔"

(نوائے وقت۔ اشاعت ملی۔ بابت ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء۔ آخری صفحہ)

اس کے بعد وہ حج کے مقدس موقع پر مردوں کے قابل اعتراض نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حکومت کی طرف سے حج کے موقع پر جتنا زیادہ زرمبادلہ دیا جاتا ہے اسے اگر اپنی ضروریات رہائش۔ خوراک، پوشاک کرایہ اور دیگر ضروری امور کے لئے خرچ کیا جائے تو باآسانی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ لیکن اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ حجاج کرام تحفے تحائف۔ بجلی کا سامان اور دیگر غیر ضروری اشیاء کی خریداری پر سارا زرِمبادلہ خرچ کر دیتے ہیں اور اپنی ضرورت کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اس کے نتیجہ میں خود بھی تنگی اور پریشانی میں وقت گزارتے ہیں اور اگر خدانخواستہ اشیاء گم ہو جائیں یا ضائع ہو جائیں تو روپے کا ضیاع بھی ہوتا ہے۔ اس لئے حجاج کرام سے درخواست ہے کہ وہ حج کو سیر و سیاحت اور پکنک کا درجہ نہ دیں بلکہ ایک مقدس عبادت سمجھتے ہوئے پوری دلجمعی اور ذوق و شوق سے حج کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوں۔۔۔۔۔ واپسی پر بہت سے حاجی صاحبان ایئرپورٹ پر اپنے سامان کو جائز و ناجائز طریقے سے بک کروانے کی کوشش میں بھول جاتے ہیں کہ ہم نے ابھی تازہ تازہ حج کیا ہے۔ اس طرح کہیں ہماری نیکیاں ضائع تو نہیں ہو جائیں گی۔" (ایضاً)

حج ایک نہایت ہی مقدس و بابرکت عاشقانہ عبادت ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عشق کے اظہار کے تمام لوازم جمع کر دیئے گئے ہیں۔ انسان اپنے پر کامل انقطاع اور فنا کی حالت وارد کر کے اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ وہی اس کا مطلوب و مقصود ہے۔ عشق الٰہی کے اس عملی اظہار کے بعد اس کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم آجانا چاہیئے۔ اور بقیہ زندگی اسے اس رنگ میں گزارنی چاہیئے کہ وہ دنیا میں رہنے کے باوجود گویا دنیا سے دل برداشتہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حج کا فریضہ ادا کرنے والوں کو ایک خاص حکم دے کر اس سے روگردانی کرنے والوں کو اس کے خطرناک انجام سے ڈرایا ہے۔

فَاِذَا قَضَیْتُمْ مَّنَاسِکَکُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَذِکْرِکُمْ اٰبَآءَکُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِکْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا وَمَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝

(البقرہ آیت ۲۰۱)

ترجمہ:۔ پھر جب تم اپنی حج کی عبادتیں پوری کر چکو تو (گزشتہ زمانوں میں) اپنے باپ دادوں کو یاد کرنے کی طرح اللہ کو یاد کرو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ دلبستگی کے ساتھ اللہ کو یاد کیا کرو۔ اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو (حج کا فریضہ ادا کرنے کے بعد بھی یہی) کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس دنیا میں (آرام) دے۔ (یاد رکھو) ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہیں ہوتا۔

کس قدر دکھ کی بات اور افسوس کا مقام ہے کہ اس زبردست خدائی انتباہ کے باوجود حج پر جانے والے وہاں اپنے پر فنا کی حالت وارد کرنے اور بعد میں بھی ذکر الٰہی میں انتہائی شغف دکھانے کی بجائے دنیا کی آرام دہ چیزیں حاصل کرنے اور انہیں جائز و ناجائز طریق پر اپنے ہمراہ پاکستان لانے کی ادھیڑبن میں لگے رہتے ہیں اور بقول حافظ محمد یونس صاحب انہیں بھولے سے بھی یہ خیال نہیں آتا کہ

"ہم نے ابھی تازہ تازہ حج کیا ہے اس طرح کہیں ہماری نیکیاں ضائع تو نہیں ہو جائیں گی"

جب نصیحت پکڑنے اور عبرت حاصل کرنے کی حس ہی ختم ہو جائے تو پھر ان سے اچھے عمل و کردار اور اچھے نمونہ کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولے اور انہیں اصلاح احوال کے آسمانی انتظام سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مولوی دلپذیر صاحب مرحوم کے متعلقین متوجہ ہوں

خاکسار مولوی دلپذیر صاحب مرحوم پر پی۔ ایچ۔ ڈی کے لئے مقالہ لکھ رہا ہے۔ اس سلسلے میں مولوی صاحب کے عزیز و اقارب۔ دوست احباب یا کسی بھی قسم کا تعلق رکھنے والوں میں اگر کوئی مولوی صاحب کے متعلق کوئی مواد مہیا کر سکیں تو اس پتہ پر رابطہ قائم کر کے ممنون فرمائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مسعود حفیظ رفاعی ۳۸ اردو بازار۔ لاہور فون نمبر ۶۸۷۱۸ / ۵۳۸۴۹)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار نے اس سال انٹر آرٹس کا امتحان دینا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے وہ میرے امتحان میں کامیاب ہونے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا کرے۔ اور دیگر تمام احمدی طلباء کو جو اس میں شریک ہو رہے ہیں کو بھی اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(سلیم احمد سلیم۔ چک ۱۵۲ ضلع تھرپارکر سندھ)

(۲) خاکسار اپنے والدین اور نانی جان کی صحت و تندرستی اور درازی عمر کے لئے نیز اپنے جملہ نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کا خواستگار ہے۔

(حافظ مبارک علی ٹیچر کمپری ہینسو ہائی سکول تربیلا ڈیم کالونی ضلع ایبٹ آباد)

۳۔ خاکسار کے ایک دوست محترم عبدالکریم صاحب وہرہ کا موٹر سائیکل کا ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ منہ پر کافی چوٹیں آئی ہیں۔ اور دو جگہ پر دو دو ٹانکے بھی لگے ہیں۔ اور جسم پر خراشیں بہت آئی ہیں۔ جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ عزیزم کو اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین

(محمد سلیم مسجد ڈرگ روڈ کراچی)

۴۔ میری چھوٹی بچی بعمر ایک سال تقریباً ایک ماہ سے شدید بخار، کھانسی اور زکام میں مبتلا ہے۔ کمزور بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس کی صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(مسز مبارک احمد صاحب راجوری۔ کراچی)

۵۔ ہمارے والد شیخ مظفر الدین صاحب آف بوگرہ حال راولپنڈی کا آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد عمر اور محمد طلحہ راولپنڈی)

۶۔ خاکسار عنقریب بغرض ملازمت بیرون ملک جا رہا ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ دیارِ غیر میں کامیابی اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے لئے دعا فرمائیں۔

(سیف اللہ چیمہ۔ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ میں نماز عید پر ترک، یوگوسلاوین، جرمن اور دیگر مسلمانوں کی شمولیت

ایک کثیر الاشاعت اخبار میں نمایاں خبر: مسلمانانِ سوئٹزرلینڈ کا ایمان افروز اجتماع!

زیورچ۔ احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ میں عید کی تقریب روایتی جوش و خروش اور شان و شوکت سے منائی گئی۔ نماز عید میں شرکاء کی تعداد ۱۲۰ کے لگ بھگ تھی جس میں پاکستانی احباب کے علاوہ سوس، جرمن، ترک اور یوگوسلاوین بھائی بھی شامل ہوئے۔ مسجد کے دونوں کمرے، نیچے کا ڈرائنگ روم اور کاریڈور نمازیوں سے پُر ہو کر چھلک رہے تھے۔

مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ نے اپنی ارسال کردہ رپورٹ میں بتایا ہے کہ نماز عید کی تقریب کی رپورٹنگ کے لئے یونین سنٹرل پریس کی نمائندہ آئی ہوئی تھی جس نے تفصیلی رپورٹ اپنی ایجنسی کی وساطت سے تمام اخبارات کو بھجوا دی۔ اسی طرح مشن کی طرف سے ایک پریس ریلیز بھی ایک خبر رساں ایجنسی کو بھجوائی گئی۔ چنانچہ زیورچ کے ایک مقامی نمائندہ اخبار نے جس کی اشاعت ایک لاکھ چھیاسی ہزار ہے نمایاں طور پر یہ خبر شائع کی۔

نماز عید اور خطبہ کے بعد احباب و خواتین کو چائے، کافی اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔ بارہ بجے دوپہر کو کھانا پیش کیا گیا جس میں ساٹھ کے قریب لوگ شامل ہوئے۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے لکھا ہے کہ خوشی کی بات یہ ہے کہ وہ احباب جو عید کی نماز میں شامل ہوئے انہوں نے بخوشی کھانے میں شمولیت کی دعوت قبول فرمائی اور نہایت مسرت اور اخوت کے ماحول میں ظہرانہ تناول کرنے اور بعد ازاں نماز ظہر ادا کرنے کے بعد دعاؤں کے ساتھ رخصت ہوئے۔

اس سے قبل نماز عید کا خطبہ دیتے ہوئے مکرم نسیم مہدی صاحب نے اسلام کی حقیقت اور روزمرہ زندگی میں اس کا اطلاق بتایا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایک انسان صحیح مسلم بن جائے تو سوسائٹی میں جبر، ظلم، بدسلوکی، بے انصافی اور اس قسم کی دوسری برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں گی اور اگر کسی جگہ یہ اعلان کیا جائے کہ وہاں اسلامی معاشرہ قائم کر دیا گیا ہے مگر یہ برائیاں اسی طرح موجود رہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ اسلامی معاشرہ قائم نہیں ہوا۔

آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے ناروا افعال و اعمال سے بچائے جو دنیا میں اسلام کو بدنام کرنے کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ آمین

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر:- ۶۲۶۱۸ گھر فون:- ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات

اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ۔ شاہراہِ قائداعظم۔ لاہور

فون نمبر: ۵۲۶۲۳

یونائیٹڈ اسٹیٹس نئے انداز میں

ربوہ اور مضافاتِ ربوہ میں رہائشی پلاٹ، مکانات، دوکانات اور ”زرعی زمین“ کی خرید و فروخت کیلئے ہماری مخلصانہ خدمات حاصل فرما دیں۔

آپ کی خدمت میں پیش پیش آپ کا اپنا ادارہ

یونائیٹڈ اسٹیٹس رجسٹرڈ۔ اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

انصار اللہ کے لئے تحریک جدید کی خدمت کا ایک موقع

ایفائے عہد کے اعتبار سے تحریک جدید کا سال ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو اختتام پذیر ہو رہا ہے اور اس سے چند دن پہلے انصار اللہ اپنے سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے انشاء اللہ مرکز میں تشریف لائیں گے۔ وہ اپنی اس بابرکت شمولیت کو مزید ثواب کا حامل بنا سکتے ہیں۔ نیکی کا کوئی موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ مرکز میں تشریف لانے والے انصار اپنی اپنی جماعت کا وصول شدہ چندہ اپنے ہمراہ لا کر داخل خزانہ کروا دیں تو اختتامِ سال سے پہلے رقم مرکز میں پہنچ جائے گی۔ امید ہے کہ مرکز میں تشریف لانے والے جملہ انصار اس بروقت اور قابل قدر خدمت کا ضرور خیال رکھیں گے۔

(قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضرورت سٹاف

فضل عمر ہسپتال ربوہ کو مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔ خدمتِ خلق کا جذبہ رکھنے والے فوری طور پر اپنی اسناد کے ساتھ خاکسار کو ملیں۔

۱۔ لیڈی ڈاکٹر — ایم۔ بی بی ایس — ایک مستقل آسامی اور ایک عارضی آسامی
۲۔ اسسٹنٹ — ایم بی بی ایس (ڈاکٹر) — ایک مستقل آسامی
۳۔ میڈیکل آفیسر — دو آسامیاں
۴۔ میل نرسز کوالیفائڈ — چار آسامیاں
۵۔ بیلدار تجربہ کار — ایک آسامی مگر عارضی

(ڈاکٹر لطیف قریشی۔ قائم مقام چیف میڈیکل آفیسر)

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ بشریٰ بھٹی عرصہ دراز سے تبخیر معدہ اور انتڑیوں کی سوزش کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور لمبی زندگی دے۔ آمین۔

نعمت اللہ بھٹی میل نرس
فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴